خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۱۶ جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱۴ | سوموار - ۱۴ شعبان - ۱۴۱۵ھ' ۱۶- صلح ۱۳۷۴ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

معاصی کی مثال تو حقّہ کی سی ہے کہ اس کو چھوڑ دینے سے کوئی دقّت و مشکل کی بات نظر نہیں آتی مگر شرک کی مثال افیم کی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔ بعض کا یہ خیال بھی ہو گا کہ انقطاع الی اللہ کرکے تباہ ہو جاویں؟ مگر یہ سراسر شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ کی راہ میں برباد ہونا آباد ہونا ہے۔ اس کی راہ میں مارا جانا زندہ ہونا ہے۔ کیا دنیا میں ایسی کم مثالیں اور نظیریں ہیں کہ جو لوگ اس کی راہ میں قتل کئے گئے۔ ہلاک کئے گئے۔ ان کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت ذرہ ذرہ زمین میں ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۴۴)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا مکتوب گرامی

پیارے مکرم نسیم سیفی صاحب

آپ کا خط ملا جو آپ کی بیگم نے لکھا ہے۔ آپ کی علالت کی اطلاع ملتی رہی اور دعا کی توفیق ملتی رہی۔ کہ آپریشن کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی فعال خدمت دین سے بھرپور زندگی عطاء فرمائے۔

الفضل سے آپ کی نظمیں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ الفضل پر آپ خوب محنت کر رہے ہیں لیکن ہر اخبار کا یہ مسئلہ ہے کہ ساروں کو پسند نہیں آتا۔ بعضوں کو ایڈیٹر پسند نہیں آتا اور بعضوں کو اخبار۔ لیکن حسب حالات جس قدر زور چلتا ہے آپ خوب محنت فرما رہے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے) اللہ ہر شر سے آپ کی حفاظت فرمائے اور دونوں جہان کی حسنات سے نوازے۔ گھر میں بہت بہت سلام۔

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
۱۶-۱۲-۱۹۹۴

قناعت اور شکر کرنے والوں پر غیر معمولی برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قناعت سے باہر نکلنا ناشکری کو دعوت دینا ہے یعنی ناشکری کے ابتلاؤں میں پڑنے والی بات ہے۔ اللہ کسی اعلیٰ خلق والے انسان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ناشکری میں مبتلا نہ ہو۔ اور جائز ضرورت کے قرض عدم قناعت کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق جدوجہد کی خاطر لے تو پھر یہ جائز ہے۔ لیکن قناعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے قرضے نہ لے کہ وہ ڈوبیں تو ان کو پھر کسی صورت ادا نہ کر سکے یہ قناعت کا دوسرا پہلو ہے جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کے پاس اتنی سی جائیداد ہے کہ وہ ساری بھی بیچ دے تو قرض خواہ کا قرضہ ادا نہ کر سکے اس سے باہر جب وہ قرض کی چھلانگ لگاتا ہے تو وہ قناعت سے باہر نکل گیا۔ اس کو پتہ ہے کہ میں اس کو ادا کرنے کی توفیق ہی نہیں رکھتا۔ اور اسے علم ہے کہ دنیا کی تجارتوں میں ایسے خطرے ہوتے ہیں کہ جو کچھ سرمایہ ہے سب ڈوب جائے۔

قناعت کا مطلب کسی دائرے میں قید رہنا نہیں

پس قناعت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر قرض لو کسی سے کچھ مانگو اس یقین دہانی کے ساتھ تم اسے واپس کرو گے یا شکریہ کے ساتھ جو تمہارے پاس منافع آئے گا۔ اس میں بھی حصہ دو گے تو ایسی صورت میں اپنی قناعت کے دائرے سے باہر قدم رکھنا جائز نہیں۔ اور قناعت کے دائرے بڑھتے ہیں۔ جو شخص قانع ہو اس کے متعلق فرمایا وہ شخص شکر گزار ہے۔ اب اس کا دوسرا پہلو بھی تو ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا (-) تو ایک اور گر ہمارے ہاتھ میں آیا نہ کہ قناعت کا یہ مطلب نہیں کہ منہ بسور کر کسی محدود دائرے میں بیٹھے رہو۔ اور ساری عمر وہیں قید رہو۔ قناعت کو شکر سے باندھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے لامتناہی احسانات کے دروازے کھول دیئے اتنا عظیم الشان مضمون ہے جس میں ڈوب کر انسان زندگی کے فلسفے کو پالیتا ہے۔ اب اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر اگر آپ ان لوگوں کے حالات پر نظر ڈالیں جو قانع تھے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ خدا نے پھر ان کے اموال میں اتنی برکت دی کہ بہت تھوڑے میں غیر معمولی برکتیں پڑیں اور جو کچھ انہوں نے حاصل کیا انسان کو یقین نہیں آ سکتا کہ اتنے تھوڑے مال میں اتنی بڑی برکتیں پڑ سکتی ہیں اور پھر ان کو بھی زیادہ دیا گیا ان کی اولادوں کو بھی زیادہ دیا گیا دولتوں کے

باقی صفحہ ۲ پر

وقفِ جدید کا نیا سال مبارک ہو

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۴- جنوری ۹۵ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال ۱۹۹۵ء کے افتتاح کا اعلان فرمادیا ہے اور اس موقع پر تمام پاکستانی جماعت ہائے احمدیہ نے یہ نہایت پر مسرت نوید۔ نئے سال کی خوشخبری بھی سنی کہ اختتام پذیر ہونے والے سال ۱۹۹۴ء میں وقف جدید کے مالی جہاد کی عالمی دوڑ میں جماعت احمدیہ پاکستان نے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پاکستان کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت اور مستقبل کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خاص طور پر حضرت صاحب نے وقف جدید کے جس عالمگیر کردار اور جن اہداف کی نشان دہی فرمائی ہے خدا کرے کہ وقف جدید کے پاکستانی مجاہدین نئے سال کے دوران بھی اپنے مقام اور اعزاز کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صاحب کی توقعات پر پورا اتریں اور خدا تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کے وارث بنیں۔ اے خدا تو ایسا کر۔

(قائد وقف جدید - مجلس انصار اللہ پاکستان)

تصحیح

○ ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مطبوعہ الفضل ۱۰- جنوری ۹۵ء کی پہلی سطر اس طرح پڑھی جائے۔

"جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔"

(ادارہ)

جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اترتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۶- صلح ۱۳۷۴ ھش ۱۶- جنوری ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

۱- یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے اور ایک اور بھی حصہ دار ہو- قرآن مجید میں بھی لکھا ہے کہ حصہ سے خدا راضی نہیں ہوتا- بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہوں نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا انہی کا کر دیتا ہے- کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہیں کرتی- یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب یتیم اور بے کس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونے کے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہیں- اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا تعالیٰ کی خدائی کا ہے- اس لئے ان کے مخالف حیران ہو جاتے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ- جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بے خبر ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے-

۲- صاحب ایمان جو بات سچے یقین سے کہے وہ ضرور موثر ہوتی ہے- کہ صاحب ایمان کا مطہر قلب اسرار الٰہی کا خزینہ ہے- جو کچھ اس پاک لوح انسانی پر منقش ہوتا ہے- وہ آئینہ خدا نما ہے- مگر انسان جب ضعف بشریت سے سہواً گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر ذرا بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا- تو دل پر سیاہ زنگ بیٹھ جاتا ہے- اور رفتہ رفتہ قلب انسانی خشیت الٰہی سے گداز اور شفاف تھا سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے- مگر جونہی انسان اپنی مرض قلب کو معلوم کر کے اس کی اصلاح کے درپے ہوتا ہے- اور شب و روز نماز میں دعائیں استغفار اور زاری و قلق جاری رکھتا ہے اور اس کی دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں تو تجلیات الٰہی اپنے فضل کے پانی سے اس ناپاکی کو دھو ڈالتی ہیں اور انسان بشرطیکہ ثابت قدم رہے نیک قلب لے کر نئی زندگی کا جامہ پہن لیتا ہے- گویا کہ اس کا تولد ثانی ہوتا ہے-

۳- یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے- جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدر ہو جاتا ہے- اور پھر لذت نہیں رہتی- مثلاً جب ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بد زبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے- اخلاقی قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا- پس جب کبھی ایسی حالت ہو تو انس و ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے- اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے- بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گم شدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ 'استغفار' تضرع- بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے- بلکہ نماز کی اور کثرت کرے-

۴- جس قدر نیک اخلاق ہیں- تھوڑی سی کمی بیشی سے بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں- اللہ جل شانہ نے یہ دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے- کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا- درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے- اور اس کو پورا پورا الیقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا- ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا

نہ اتنے نازاں ہو زیرکی پر
کسی کو بے وجہ تم نہ ٹوکو
یہ حسن اخلاق کی نفی ہے
زباں کی آوارگی کو روکو

ابو الاقبال

اشکِ خوں

خار ہے غنچہ نہیں دل اس سے تُو کھیلا نہ کر
بلبلہ قطرہ ہے اس کو توڑ کر رُسوا نہ کر
دل نہیں چاہتا نظر میری طرف اچھا نہ کر
چاہ کر اُس بُت کو زاہد حُور کی پرواہ نہ کر
سرپرستی تیری ہی کافی ہے اے جوشِ جنوں
میں نے مر مر کر شبِ فرقت سے پائی ہے نجات
تجھ پہ لاکھوں ہستیاں قربان اے شمعِ حرم
پردہ پوشی تُو نے دنیا میں تو کی اے ذُوالمنن
ہم بھی تیرے میکدہ کے خیر اندیشوں میں ہیں
جس کو تو چاہے نوازے جس کو چاہے ردّ کرے
پاؤں کیوں پڑتی ہے اے زنجیرِ زندانی مجھ کو تو
مَیں درِ جاناں سے اُٹھ کر جاؤں یہ تو کفر ہے
مری خاکِ قبر سے دامن بچانے والے تو
دل لگا کر غیر سے مجھ کو مٹاتا ہے مٹا
ہو مزہ محشر میں قسمیں دے کے اپنی جان کی
بیٹھے ہیں خنجر بکف تیور بدل کر کہتے ہیں

اے نسیمِ صبح گاہی تُو اِدھر آیا نہ کر
تُو بھی قطروں سے بنا ہے ناز اے دریا نہ کر
اے نگاہِ شوخ تُو غیروں کو تو دیکھا نہ کر
مول لیں لاکھوں بلائیں اب نیا سودا نہ کر
توڑ دے رشتے یگانوں کے مجھے بیگانہ کر
قبر پر آکر مِری فتنہ نیا پیدا نہ کر
شمعِ عالم بن پھر دنیا کو تُو پروانہ کر
اس بھری محفل میں محشر کی مجھے رسوا نہ کر
اے نگاہِ مست ساقی تُو ہمیں بھولا نہ کر
کون کہہ سکتا ہے تجھے ایسا کر ایسا نہ کر
ہے جنوں کا حکم اس پُر پیچ سے رشتا نہ کر
ہے جنوں واعظ کو جو کہتا ہے یاں سجدہ نہ کر
خاکساروں کی طرف سے اپنا دِل مَیلا نہ کر
جو تجھے کرنا ہے کر اور جو نہیں کرنا نہ کر
مجھ سے گھبرا کر کہو خون کا دعویٰ نہ کر
فکر کر آگے کی پچھلی بات کا شکوہ نہ کر

موتیوں میں تولنے کے ہیں یہ گوہر اشک خون
رکھ اُمید اللہ سے دن رات تُو رویا نہ کر

ذوالفقار علی خان گوہر

تبدیلی فون نمبر

○ محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر کا سرگودھا شہر میں فون نمبر بدل کر
724553
ہو گیا ہے- احباب نوٹ فرمالیں-

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے- اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں-

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے-

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے- براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں-

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ ۱

دروازے ان پر کھول دیئے گئے اور واقعہ یہ تھا کہ ان کے آباء و اجداد میں سے کوئی قانع تھا اور پوری طرح قناعت کے مضمون کو سمجھتے ہوئے خدا کا شکر گزار بندہ رہتے ہوئے قانع رہا اور نتیجہ یہ نکلا کہ خدا نے شکر کے بدلے دینے شروع کئے جو ختم ہی نہیں ہوتے- قانع بننا بڑا مشکل کام ہے- کیسے قانع بنیں- لیکن اگر آنکھیں کھول کر ان کو پڑھیں- گہرائی میں اتر کر ان کا مطالعہ کریں تو ان بوجھوں کو ہلکا کرنے والے مضامین اسی کے اندر موجود ہیں پس لفظ شکر نے قناعت کے سارے بوجھ دور کر دیئے کیونکہ شکر کے ساتھ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کا وعدہ موجود ہے- (از خطبہ ۱۲- اگست ۱۹۹۴ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد

مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ آف نیروبی

کچھ دن پہلے نیروبی (مشرقی افریقہ) سے برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ کی وفات کی اطلاع پاکر افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں داخل فرمائے۔

مشرقی افریقہ کو چھوڑے اگرچہ بتیس سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ لیکن وہاں کا قیام جو نصف صدی سے زائد تھا کے باعث وہاں کے احباب اور جماعت کے افراد کے ساتھ تعلقات اور روابط میں خاص گہرائی اور پیار و محبت سے بھرپور اخوت کا ایسا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ غم و خوشی کے واقعات میں شرکت کا رویہ ہمیشہ قائم رہا۔ باوجودیکہ مشرقی افریقہ کے احمدیوں کی اب تیسری نسل وجود میں آچکی ہے۔ لیکن وفا کا ایسا نمونہ اس علاقہ کے دوستوں اور ان کے عزیزوں نے پیش کیا کہ جب بھی کوئی خاص واقعہ وہاں پیش آتا ہے تو اپنے اس پرانے اور عاجز اور احقر خادم کو ضرور یاد کرتے ہیں۔ اب محترم عبدالعزیز صاحب بٹ کی وفات ہوئی تو کئی طرف سے مشرقی افریقہ کے دوستوں نے اور محترم بٹ صاحب کے عزیزوں نے ان کی وفات کی خبر دی۔ مشرقی افریقہ کے دوستوں کا گویا ایک خاندان تھا۔ جس کا ہر فرد پیار و محبت سے ایک دوسرے سے خاص تعلق رکھتا تھا۔ اس خاندان نے اس عاجز کو بھی ہمیشہ اپنے خاندان کا ایک فرد سمجھا اور اس وجہ سے تعلقات کو قائم رکھا۔

محترم برادرم عبدالعزیز صاحب بٹ کا خاندان ان کے والد بزرگوار محترم بابا فقیر محمد خاں صاحب اپنے بچوں سمیت نیروبی بہت عرصہ جبکہ یہ شہر آباد ہو رہا تھا آگئے تھے۔ بچے سکول میں داخل ہو گئے۔ مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ بھی گورنمنٹ سکول نیروبی میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بعد میں اپنے بزرگوار والد کے تجارتی کاروبار میں مصروف ہو گئے اور وفات کے آخری ایام تک اس تجارتی کاروبار میں نہایت کامیابی کے ساتھ خود اور اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مشغول رہے۔ ان کا تجارتی کاروبار فقیر محمد خاں اینڈ سنز" کے نام سے مشہور تھا۔ اپنے کاروبار میں بہت دیانتدار تھے۔ غیر از جماعت تاجروں میں عزت و احترام سے یاد کئے جاتے۔ بہت محنت سے اپنے کام کو انجام دیتے۔ ابتدا میں اگرچہ معمولی کاروبار تھا۔ لیکن جنگ کا زمانہ آیا تو کاروبار میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی۔ نہ صرف نیروبی کے علاقہ ایسٹلے میں بلکہ سمالی لینڈ کی سرحد جو کینیا کے شمالی علاقہ سے ملتی ہے وہاں سرحدی شہر Isiolo میں بھی ان کا کاروبار خاص ترقی پر تھا۔ مختلف اجناس کی ایجنسیاں ان کو ملی ہوئی تھیں۔ حکومت کی طرف سے کئی اجناس کے پرمٹ ان کو دستیاب تھے۔ واحد ان کا ادارہ تھا جو اس سرحدی علاقہ اور ماحول میں کامیابی کے ساتھ اپنے کاروبار کو چلا رہا تھا۔ شمالی کینیا۔ اور سمالی لینڈ کے ملحقہ علاقے جو کینیا کی سرحد سے ملتے تھے۔ ان اندرونی علاقوں میں کاروبار کی وسعت اور حکومت کے ساتھ خاص روابط تجارتی لحاظ سے ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خوب خوب برکت دی۔

کاروبار کے خصوصی نفوذ کے باعث بعض حلقوں میں حسد اور دشمنی بھی پیدا ہوئی۔ نیروبی میں ان کے کاروبار کے مرکز کے سامنے سڑک تھی اور سڑک کی دوسری طرف مسجد۔ اس مسجد میں جب بھی کوئی مخالف مولوی پاکستان اور ہندوستان سے آتا۔ ان کے مخالفین ضرور ان مولوی صاحبان سے بائیکاٹ کی تحریک پر زور انداز میں کرواتے۔ ایک وقت میں نیروبی میں شدید مخالفت کا دور تھا۔ اس دور میں مخالفین نے احمدیوں کو اور بالخصوص ان کو کاروبار میں نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن ناکام و نامراد رہے۔ پرزور مخالفانہ شورش کے باوجود ان کا رویہ حسن سلوک اور دیانت داری اور خدمت خلق کا قائم رہا۔ جس کے باعث مخالفانہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ عوام ان شورشوں سے متاثر نہ ہوئے۔ اور بٹ صاحب اور ان کے عزیزوں سے جب بھی دریافت کیا جاتا بڑے اطمینان سے بتاتے کہ خدا کا فضل ہے کوئی پریشانی نہیں۔ کاروبار ٹھیک چل رہا ہے۔

مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ کے والد بزرگوار کڑیانوالہ ضلع گجرات سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ وہ قصبہ ہے جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مشہور و معروف رفیق حضرت میاں محمد بخش صاحب کے خاندان سے ان کی رشتہ داری تھی۔ محترم حضرت میاں محمد بخش صاحب لمبا عرصہ کینیا میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں ٹھیکیداری کے سلسلہ میں کاروبار کرتے تھے۔ اس کاروبار میں انہیں کسی وقت خاصا نقصان ہوا۔ اور پریشانی نے انہیں مغموم کیا۔ اس فکر و غم اور نقصان کی حالت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کا خط لکھا اپنی پریشانی کا تفصیل سے ذکر کیا اور پیش آمدہ حالات سے آپ کو اطلاع دی۔ اس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کے غم و ہم کو دور کرنے کے لئے نظم لکھی اور انہیں بھجوائی اور اپنی دعا سے بھی نوازا یہ مشہور و معروف نظم اس شعر سے شروع ہوتی ہے:۔

اک نہ اک دن پیش ہو گا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضاء کے سامنے

حضرت بانی سلسلہ کی دعا اور اس تسلی آمیز منظوم کلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مکرم حضرت میاں محمد بخش صاحب کے حالات میں انقلاب پیدا کر دیا۔ کاروبار میں خصوصی برکت نصیب ہوئی۔ اور ٹھیکیداری کے کام میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔ دیکھنے والوں کا کہنا ہے اور کئی ایک پرانے دوستوں سے خاکسار نے سنا کہ کچھ عرصہ بعد جب واپس وطن گئے تو حضرت میاں محمد بخش صاحب نوٹوں کی بوریاں بھر کر لے گئے تھے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی بعض کتب میں چندہ دینے والوں کے نام درج فرمائے ہیں اور انہیں ایک دائمی برکت بخشی ہے۔ ان میں حضرت میاں محمد بخش صاحب کے ابتدائی زمانہ میں دئے ہوئے چندوں کا بھی ذکر ہے۔ کہیں حضرت بانی سلسلہ نے شیخ محمد بخش کے نام سے ذکر فرمایا اور کہیں منشی محمد بخش آف کڑیانوالہ سے۔

مکرم بابا فقیر محمد صاحب جو مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ کے والد بزرگوار تھے انہوں نے تو بعد میں بیعت کی اور کاروبار کے سلسلہ میں نیروبی چلے آئے اور اخلاص میں ترقی کی۔ مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ ان کے بڑے بیٹے تھے باقی چار بھائی بھی سب کے سب تجارتی کاروبار میں مصروف تھے۔ دو بھائی Isiolo کینیا کے شمالی سرحد کے علاقہ میں مصروف ہیں۔ ایک بھائی لندن میں ہے۔ دونوں بہنیں بھی لندن ہیں۔ باقی بھائی نیروبی میں ہیں مکرم بابا فقیر محمد صاحب بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے چندوں میں حتی المقدور خوب حصہ لیتے۔ یہی حال اور طریق مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ کا ساری زندگی رہا۔ جب بھی کوئی موقع۔ ضرورت پیش آئی اور تحریک ہوئی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے خوب یاد ہے جب سواحیلی ترجمہ القرآن کی طباعت کا مرحلہ آیا۔ احباب جماعت سے خاکسار نے تحریک کی۔ اندازہ تھا کہ ایک لاکھ شلنگ دس ہزار نسخوں کی طباعت کا خرچ ہو گا۔ ہر دوست ایک ایک ہزار شلنگ بطور عطیہ دے سو دوست اس طرح حصہ لیں تو یہ رقم پوری ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سب عزیزوں دوستوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس نیک کام میں اشاعت قرآن کے لئے حصہ لیا محترم عبدالعزیز بٹ نے بھی ایک ہزار شلنگ کا عطیہ بڑے پیار سے پیش کیا۔ اسی طرح کشتی نوح کے سواحیلی ترجمے کی طباعت کے لئے ۱۹۴۲ء میں خاکسار نے تحریک کی چند دوست ایک سو شلنگ عطاء کریں اس میں بھی محترم بٹ صاحب نے حصہ لیا دیگر چندے ماہواری اور تحریک جدید کی ادائیگی باقاعدہ ان کی طرف سے نفلی تحریکوں کے علاوہ ہوتی رہی۔ باوجود کاروباری مصروفیت کے جماعتی کاموں میں۔ جلسوں۔ اجتماعوں اور جمعہ کی نماز میں باقاعدگی سے شمولیت ان کی ہوئی۔ اور متعلقہ ضروریات کے سلسلہ میں کارکنوں کو جس قسم کی بھی امداد درکار ہوئی دل کھول کر کرتے۔ اور خصوصی دلچسپی سے بعض غیر از جماعت دوستوں کو بالخصوص سمالی لینڈ کے باشندوں کو اور نیروبی کے بعض تاجروں اور غیروں کو جلسوں میں لے کر آتے۔ خاکسار کو نیروبی میں مختلف اوقات میں بڑے بڑے ہالوں میں اہم جلسوں میں خطاب کرنے کا موقع ملا۔ ان کی کوشش ہوتی کہ وہ اپنے تعلق والے دوستوں کو ضرور ساتھ لائیں اور ان کی شمولیت سے محظوظ ہوتے۔

مربیان سلسلہ اور جماعت کے بزرگوں اور عہدیداروں کے ساتھ نہایت وفاداری کے ساتھ پیار و محبت اور خدمت کا تعلق رہا۔ بالخصوص حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب اور حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور حضرت قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کے ساتھ تو خصوصی تعلق تھا۔ یہ سب بزرگ بٹ صاحب کے گورنمنٹ سکول میں استاد بھی تھے۔ اور یہ ان کے شاگرد یہ ایک مزید وجہ تھی ان سے خاص احترام اور عقیدت مندانہ تعلق کی۔

بہن بھائیوں کا آپس میں محبت و پیار کا تعلق تھا۔ اہل خانہ سے بھی' کاروبار میں اگرچہ اشتراک تھا۔ شراکت سے کئی پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں' لیکن خاکسار نے آج تک کبھی ان کے درمیان خلفشار کے بارہ میں نہیں سنا۔ سب بھائی ایک دوسرے کی عزت و احترام کرتے اور باہمی معاملات میں مشترکہ مفاد کے پیش نظر مل جل کر اپنے مسائل حل کرتے۔ ان کے کچھ عزیز مشرقی افریقہ کی آزادی کے بعد انگلستان آگئے لیکن باہمی مواخات اور مراسلت میں کوئی کمی نہ آئی۔

پرانے تعلق والوں سے بھی وفا کا تعلق اور حسن سلوک کا رویہ جاری رکھا۔ خاکسار کو اگرچہ اس ملک سے آئے عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ لیکن کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ انہوں نے اپنے پیار و سلام سے مجھے محروم رکھا ہو۔ دلی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشیر احمد ایم۔ڈی

بوسنیا اور یورپ کی عیسائی حکومتیں

جناب محترمی و مکرمی مولانا نسیم سیفی صاحب

امید ہے آپ اور آپ کے اہل و عیال بفضل خدا بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آپ کا قلم تیزی سے چلتا رہے۔ آپ کی نظم و نثر کی روانی اور شگفتگی سے خاکسار بڑا ہی محظوظ ہوتا ہے۔

آپ کے حسب ارشاد ایک اور مضمون ارسال کر رہا ہوں۔ اگر آپ اسے قابل اشاعت سمجھیں تو اصلاح کے بعد شائع فرما دیجئے۔

خاکسار کو آپ اپنا شاگرد ہی سمجھئے۔ اکثر اوقات میں ایسے الفاظ استعمال کرتا ہوں۔ جس کے معانی سے بکلی متعارف نہیں ہوتا۔ ممکن ہے میری تحریر ایسی اغلاط سے بھری پڑی ہو۔ مجھے امید واثق ہے کہ آپ کی شاگردی سے مجھے الفاظ کا صحیح استعمال کرنا آجائے گا۔ ویسے بھی آپ کی شاگردی پر فخر بھی ہے۔

پاکستان کی انستھیزیا سوسائٹی ہر دو سال کے بعد ایک بین الاقوامی انستھیزیا کانفرنس منعقد کرتی ہے اور خاکسار کو بطور مقرر دعوت دیتے ہیں۔ دو سال پہلے جب یہ کانفرنس کوئٹہ میں ہوئی تھی۔ تو بندہ نے اس میں شرکت کی تھی۔ جب میں ربوہ میں آیا تھا تو صاحبزادہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نے مجھے فضل عمر ہسپتال میں لیکچر دینے کو کہا۔ اور مجھ سے وعدہ لیا کہ آئندہ کم از کم ایک ہفتہ ربوہ میں قیام کروں اور ہسپتال میں کام کروں۔ اس سال دو ہفتوں کے لئے پاکستان آیا اور دن جلدی ہی گزر گئے۔ اور صاحبزادہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب سے کئے ہوئے وعدہ کو ایفا نہ کر سکا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ کسی اور وقت اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کے ساتھ بھی زیادہ وقت گزار کر صحافت کے راز سیکھ سکوں۔

میری طرف سے مولانا سلطان احمد طاہر صاحب اور ان کے اہل و عیال کو میرا اسلام پہنچا دیجئے۔ دو فوٹو شامل خط ہذا ہیں۔ ایک آپ کے لئے اور ایک مولانا سلطان احمد طاہر صاحب کے لئے۔

یورپ میں عیسائی حکومتوں۔ برطانیہ اور روس نے جس بے رحمی اور بے دردی سے سفاک سربوں کو بوسنیا کے مسلمانوں کا خون بہانے دیا ہے۔ (ان کے ہاتھوں دو لاکھ افراد ہلاک ہوئے اور کوئی بیس ہزار عورتوں کی عصمت دری کی گئی)۔ اس کی تفصیلات سے آنکھوں سے خون کے آنسو بہتے ہیں۔ یو این او کی بیس ہزار فوج کی موجودگی میں تباہ کن ہتھیاروں سے لیس سرب فوج بوسنیا کے نہتے مسلمانوں کو تہ تیغ کر رہے ہیں۔ اور ان کی بستیوں کو منہدم۔ برطانیہ، فرانس اور روس کے یو این او کی وردیوں میں ملبوس فوجی بوسنیا میں جنگ روکنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ سربوں کو ان کی جنگی کارروائیوں میں ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ ان کا مشن بوسنیا کے مسلمانوں کو صرف خوراک فراہم کرنا ہے۔ یہ کردار ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک گلہ بان دنبوں کو گھاس اور دانہ ڈالتا ہے۔ تاکہ قصاب انہیں اپنے وقت پر ذبح کر سکیں۔

یو این کے ممبران (خاص کر برطانیہ، فرانس اور روس) نے بوسنیا کے مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے ہتھیار فراہم کرنے پر پابندی لگائی ہے۔ بلکہ اس کی ناکہ بندی بھی کی۔ حالانکہ بوسنیا پر اسلحہ کی پابندی۔ یو این او کے چارٹر کی شق ۵۱ کے خلاف ہے۔ اس شق کے تحت ہر ملک کو اپنے دفاع اور جارحیت کے خلاف اسلحہ بند ہونے کی کھلی آزادی ہے۔

یو این او کے یہی ممبران ملک ہیں۔ (امریکہ، برطانیہ اور فرانس) جنہوں نے کوریا کے خلاف۔ یو این او سے ریزولیوشن پاس کروا کر وسیع پیمانے پر جنگ کا آغاز کیا تھا۔

اور ہاں یہی وہ ممالک ہیں جنہوں نے یو این او سے ریزولیوشن پاس کروا کر ایک عرب ملک عراق کو تہ نہس کر دیا تھا۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ سعودی عرب سے ۶۰ ملین ڈالرز کے لگ بھگ رقم وصول کی۔ آج یہی یو این او ہے جس نے بوسنیا کے اجڑے ہوئے مسلمانوں کو جنہیں سربوں نے بے گھر کیا ہے۔ نام نہاد "حفاظت گاہوں" میں پناہ دی ہے۔ اور حتمی وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں سربوں کے بموں اور راکٹوں کا نشانہ نہ بننے دیں گے۔ مگر جب سربوں نے BIHAC "کی حفاظت گاہوں" پر حملہ کیا اور بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا۔ تو یو این او کے کمانڈر جنرل سر روز نے نیٹو کی ہوائی قوت کو سربوں کے خلاف سرگرم عمل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اور جب جنرل روز نے بنگلہ دیش کے ۱۲۰۰ یو این او کی وردیوں میں ملبوس فوجیوں سے ملنے کے لئے BIHAC جانا چاہا تو سربوں نے اس کی اجازت نہیں دی۔ سربوں کو اس بات کی شہ مل گئی ہے کہ وہ نیٹو کے فضائی حملہ کا خوف ذہن سے نکال کر آسانی سے دوسرے نام نہاد "حفاظتی مراکز" پر حملہ کر کے لاکھوں انسانوں کا خون بہا سکتے ہیں۔

یہ بے رحم سنگدل وہی انگریزی جرنیل ہے۔ جس نے فاک لینڈ میں ارجنٹینا کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا۔ برطانیہ کا فاک لینڈ پر حملے کا جواز فقط یہ تھا کہ وہاں دو درجن کے لگ بھگ انگریزی نسل کے باشندے آباد تھے۔

ولیم پیری (جو امریکہ کا ڈیفنس سیکرٹری ہے۔ نے حال ہی میں کہا ہے کہ بوسنیا میں سربوں کی فتوحات (سربوں کی تحویل میں بوسنیا کا ۷۰ فیصد علاقہ ہے) کو میدان جنگ میں بوسنیا کی مسلمان فوج ہتھیانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ مطلب یہ کہ مسلمان صرف تیس فیصدی علاقہ پر ہی قناعت کریں اور ہتھیار ڈال دیں اگرچہ کنٹیکٹ گروہ نے (روس برطانیہ اور فرانس نے) بوسنیا کے مسلمانوں کو ۵۱ فیصد علاقہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور بوسنیا کے مسلمان اس کو قبول کر بیٹھے ہیں۔

ولیم پیری بھول گیا ہے۔ کروشیا کے سربوں کا BIHAC پر حملہ کرتے سے بیشتر بوسنیا کی مسلمان فوج جو معمولی ہتھیاروں سے لیس تھی۔ وہ سربوں سے یہ حملہ کر کے ۱۰۰ مربع میل پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اسی کامیابی سے بوکھلا کر کروشیا کے سربوں نے BIHAC پر حملہ کر دیا۔ کروشیا کے سربوں کو Milosevic نے ہتھیاروں سے خوب لیس کیا تھا۔ Milosevic جو مسلمانوں کی نسلی صفائی کا بانی تھا۔ اس نے یورپ کی حکومتوں کو یقین دلایا تھا کہ وہ بوسنیا کے سربوں کی فوجی امداد نہیں کرے گا۔ اس کے اس وعدہ پر برطانیہ فرانس اور روس نے سربیا پر عائد کردہ چند پابندیوں کو ہٹا دیا۔ لیکن بد فطرت اور بد خصلت Milosevic نے کروشیا کے سربوں کو کثیر التعداد ہتھیار بھیجے۔ جو انہوں نے BIHAC کے "حفاظتی شہر" پر استعمال کئے۔

ملاسوچ کا سربوں کو ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے ثبوت

(۱) جب سرب کروشیا کے ہوائی اڈے Udbina سے ایک جیٹ فائر BIHAC کے شمال کے قصبہ Calin میں گر کر تباہ ہوا تو مردہ ہوا باز کی وردی اور دیگر نشانات سے یہ ثابت ہوا کہ وہ دراصل یوگوسلاویہ کی ہوائی فوج کا پائلٹ تھا۔ اس بات کی تصدیق یو این او کے افسران نے کی ہے۔

(۲) BIHAC پر سربوں کے حملہ کرنے کے دوران ہی۔ چند دنوں میں روسی ساخت کی SAM.2 اور SAM.6 سرب کروشیا اور سرب بوسنیا کے علاقوں میں ابھر آئیں۔ یہ سب سربیا سے آئی تھیں۔

(۳) Paul Beaver نے جو لندن کے Janes defense Weekly (یہ ہفت روزہ رسالہ ممالک کی فوجی قوتوں کا تخمینہ لگانے کا بڑا معتبر اور عالمی شہرت کا حامل ہے) میں لکھا ہے کہ سرب کروشیا اور سرب بوسنیا کے علاقوں میں لگائے ہوئے میزائل۔ روس۔ رومانیہ، ہنگری، سلوکیا اور یوکرین سے حاصل کئے گئے تھے۔

یو این او اور نیٹو کی بوسنیا میں کارکردگی

بوسنیا میں یو این او منتخب حفاظت گاہوں جس میں مسلمان "Concentration Camp" کی طرح محبوس رہتے ہیں۔ ان کو سربوں کے حملوں سے بچانے کے لئے نیٹو کی ہوائی قوت اسی وقت استعمال ہو سکتی ہے۔ جب U.N.O کے افسران ایسے حملے کی اجازت دیں۔ اسے وہ "Dual Vey" کا نام دیتے ہیں۔ یعنی صرف دو کنجیوں سے ہی تالہ کھولے گا۔ یعنی سربوں کے خلاف نیٹو کی فضائیہ قوت حرکت میں آئے گی۔

بیہاک کے لوکل کمانڈر کینیڈا کے کرنل چارلس ے میو نے درخواست کی کہ نیٹو کے فائر جیٹ کم از کم BIHAC پر انتہائی پرواز ہی کریں۔ مگر بد طینت جنرل روز نے اسے محض اس بنا پر رد کر دیا کہ کروشیا کے شہر Kinin میں سربوں نے طیارہ شکن میزائل نصب کر رکھے ہیں۔

کروشیا کے سربوں نے بنگلہ دیش کے فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ کر دیا۔ بنگلہ دیش کے فوجی کمانڈر نے جنرل روز کو درخواست کی کہ وہ نیٹو کو سربوں پر حملہ کرنے کی اجازت دے۔ مگر جنرل روز نے اس درخواست کو بھی مسترد کر دیا۔ یو این او میں بنگلہ دیش کے نمائندہ ریاض رحمان نے یو این او میں سربوں کے اس حملہ کو مکروہ اور ذلیل قرار دیا۔

ایک اور بات قابل ذکر ہے۔ کہ یو این او کی فوج کے جنرل روز نے کہا ہے کہ نیٹو نے سربوں کے خلاف ہوائی کارروائی اس لئے نہیں کی کہ انہوں نے طیارہ شکن توپ میزائل لگا رکھے تھے۔ مگر نیٹو کے افسران نے جنرل روز کی اس وجہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ نیٹو کی ہوائی فوج سربوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔

اور وہ میزائل کو تباہ کرنے پر تیار بیٹھے۔ دراصل جنرل روز کو یہ خطرہ تھا کہ نیٹو کی فضائیہ نے اگر بیہاک پر پرواز کی تو وہ سربوں کے میزائل کو تباہ کر دیں گے۔ شاید جنرل روز سربوں کے میزائل کی تباہی نہ چاہتا ہو۔

ایک اور بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ فرانس کے وزیر دفاع Francois Léotard نے یہ تجویز پیش کی کہ یو این او اور نیٹو کی ہوائی فوج Adriatic سمندر سے Sarajevo تک ایک حفاظتی شاہراہ بنائے تاکہ خوراک کی آسانی سے رسد ہو سکے۔ اس سکیم کے تحت Sarajevo کا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاسمین پاشا- ایم اے جغرافیہ

برکینا فاسو

خدا کرے آپ ہمیشہ خیریت سے رہیں- کافی عرصہ سے دل میں خواہش تھی کہ آپ کو خط لکھوں اور الفضل کے لئے کچھ لکھوں لیکن بہت سی وجوہات کی بناء پر اس ارادہ کو عملی جامہ نہ پہنایا جاسکا- جب الفضل پر لکھے ہوئے الفاظ کا ابھی شعور بھی نہ تھا تب سے الفضل کی قاری ہوں لیکن اس کو پڑھنے کا جو لطف اب آتا ہے آپ کے مضامین پڑھنے سے معلومات میں اضافہ کے ساتھ بہت سے لوگوں سے تعارف بھی ہوتا ہے اور بہت سے لوگوں کا تذکرہ جو قادیان کے حوالے سے ہوتا ہے اسی کی مدد سے مکمل تعارف ہو جاتا ہے خیال آتا ہے کہ آپ جیسی تاریخ ساز شخصیت کو ضرور ملنا چاہئے الفضل کے حوالہ سے آپ سے ملاقات تو ہو جاتی ہے بلکہ مفصل ملاقات ہو جاتی ہے لیکن آپ جیسے قیمتی وجود کو دیکھنے کا بھی بے حد شوق ہے' میرا کالم' کاغذی ہے پیرہن' غزل نگاری' English poetry اور "The Truth" کی کشکول معلومات کا بیش بہا خزانہ ہیں- "آپ کا خط ملا" میں جو خطوط شائع ہوتے ہیں وہ بھی بہت دلچسپ اور معلوماتی ہوتے ہیں- ابھی کراچی سے عبدالحمید صاحب نے اپنے خط میں ایک سفر نامہ Jambo کا ذکر کیا ہے جس میں آپ کا ذکر ہے بہت سے اس کتاب کے قارئین کو آپ سے تعارف ہو گیا ہو گا- مجھے لکھنے لکھانے کا بہت شوق ہے لیکن ایک جھجک مانع ہے- میں آج کل مقامی کالج جامعہ نصرت ربوہ میں جغرافیہ کی اعزازی لیکچرار کے طور پر پڑھا رہی ہوں چونکہ میرے شوہر عبدالقیوم پاشا صاحب مغربی افریقہ Burkina Faso میں مربی ہیں اس لئے میں "کاغذی ہے پیرہن" بہت شوق سے پڑھتی ہوں اس میں زیادہ تر مغربی افریقہ کے حوالہ سے کافی باتیں ہوتی ہیں بلکہ میں نے پاشا صاحب کو بھی لکھا ہے کہ آپ بھی ڈائری لکھا کریں- سیفی صاحب نے کتنا اچھا کام کیا جو اتنا کچھ جمع کرنے کے بعد اگلی نسلوں کو متعارف کروا رہے ہیں آپ پر بہت رشک آتا ہے آپ کا سوچ سوچ کر حیران ہوتی ہوں اتنے کام کیسے کر لیتے ہیں ہم لوگ تو کام سے بچنے کے بہانے بناتے رہتے ہیں حالانکہ شوق و جذبے کے سامنے سب کچھ ہیچ ہے اور آپ اس کی زندہ مثال ہیں میں نے ایک مضمون برکنیا فاسو کے بارے میں لکھا ہے کیونکہ بہت کم لوگ اس ملک کے بارے میں جانتے ہیں سوائے حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو تعارف کروایا ہے- اگر آپ حوصلہ افزائی کریں تو مزید لکھوں- خدا آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی دے اور ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے- آمین- نیز تین ماہ سے میرے بچے عزیزم نوفل علی پاشا کو الرجی کی تکلیف ہے دعا کی درخواست ہے

یاسمین پاشا ایم اے جغرافیہ (دار العلوم وسطی ربوہ) اہلیہ عبدالقیوم پاشا مربی سلسلہ برکینا فاسو

جمہوریہ برکینا فاسو کا سابقہ نام Upper Volta ہے یہ مغربی افریقہ کے اندرون میں واقع ایک مکمل Savana Land یعنی گھاس کے خطہ پر مشتمل ایک کم بلند سطح مرتفع ہے-

ماضی میں یہاں فرانسیسی لوگوں کا قبضہ تھا انہوں نے یہاں کافی عرصہ اس کو اپر وولٹا کالونی کے طور پر رکھا لیکن ۱۹۸۳ء میں اس ملک نے مکمل طور پر کالونی نظام سے آزادی حاصل کی اپنا جھنڈا' ترانہ تبدیل کیا اور ملک کا نام برکینا فاسو رکھا- جس کا مطلب ہے "land of uprigt men"-

یہاں پورا سال موسم گرم ہوتا ہے مئی سے اکتوبر تک کافی بارش ہوتی ہے اور اسی موسم میں غلہ اور گھاس خوب نشوونما پاتی ہے نومبر سے مارچ تک خشک موسم ہوتا ہے اور صحرائے سہارا سے چلنے والی خشک ہوائیں ملک میں خشک سالی اور قحط کی صورتحال پیدا کر دیتی ہیں دریا' فصلیں' سبزہ بالکل خشک ہو جاتا ہے-

یہاں کئی قسم کے قبائل آباد ہیں جن میں سب سے بڑا قبیلہ موسی ہے جو تقریباً پورے برکینا فاسو کا ۴۰% ہیں روایات کے مطابق یہ لوگ ۹۰۰ سال قبل جنوب کی طرف سے گھوڑوں پر سوار دریائے وولٹا کے گھاس والے علاقہ میں داخل ہوئے اور انہیں یہ علاقہ پسند آیا اور وہ یہاں آباد ہو گئے اور انہوں نے مقامی عورتوں سے شادیاں کیں اور ان عورتوں سے جو نسل چلی وہ موسی کہلاتی ہے موسیوں نے گیارھویں صدی سے لے کر انیسویں صدی تک اس علاقہ پر حکومت کی اور اب بھی بغیر طاقت کے بادشاہ ہیں- موسی لوگ اپنے اباء واجداد کے مذہب پر ہیں اور Tenga جو زمین کا دیوتا ہے اس کی عبادت کرتے ہیں-

مسلمان برکینا فاسو کی ایک بڑی اقلیت ہیں اور عیسائی بھی کافی تعداد میں ہیں یہاں احمدیت کا پیغام غانا کی جماعت کے ذریعہ پہنچا ۱۹۵۰ء کی دھائی میں مسٹر محمد یوسف تعلیم حاصل کرنے کے لئے غانا گئے اور انہوں نے بیعت کر لی اور واپسی پر اپنے والد صاحب' اور بھائی کو بھی متعارف کروایا نتیجۃً وہ بھی احمدی ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دوگنی رات چوگنی کے حساب سے لوگ احمدی ہونے کا شرف حاصل کر رہے ہیں-

یہاں لوگ گول جھونپڑیوں میں رہتے ہیں جس کی دیواریں گارا' مٹی اور چھت خشک گھاس کی بنائی ہوتی ہے- موسی خاندان ایک خاوند کئی بیویوں اور بے شمار بچوں پر مشتمل ہوتا ہے ہر گھر کا ایک الگ صحن ہوتا ہے اور ہمسائے عموماً قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں گھروں کے قریب ہی کھیت ہوتے ہیں جہاں جو' سورگھم' کپاس' Millet وغیرہ اگاتے ہیں-

موسیوں کے علاوہ دوسرے اہم قبائل بوبو- لوبی' گورما' فولانی Manad ہیں موسیوں کے بعد بوبو بڑا نسلی گروپ ہے جو دیوتا Wuso کی پوجا کرتے ہیں- واگادوگو موسیوں کا قدیم دارالحکومت ہے' اور برکینا فاسو کا موجودہ دارالحکومت بھی واگادوگو ہی ہے اور ہمیشہ سے یہی نام کہلاتا رہا ہے ملک کے وسط میں واقع ہے' کچھ جدید قسم کی عمارتیں اور بہت سے کچی اینٹوں کے بنے گھر بھی ہیں جو پرانے دنوں کی یاد ہیں- ۱۹۵۴ء سے واگادوگو آئیوری کوسٹ سے چلنے والی ریلوے کا آخری سٹاپ ہے-

بوبو جیلا سو برکینا فاسو کا دوسرا بڑا شہر ہے اور ملک کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے ملک کے جنوب مغرب میں واقع ہے-

برکینا فاسو میں صرف ۱۵% بچے سکول جاتے ہیں اور بڑے لوگوں میں بھی ۱۵% سے کم لوگ لکھنا پڑھنا جانتے ہیں بہت سے پرائمری سکول تعمیر کئے گئے ہیں کچھ سکول میٹرک تک تعلیم اور پیشہ وارانہ تربیت بھی دیتے ہیں تمام تعلیمی اداروں میں بنیادی زبان فرنچ ہے سب سے بڑا تعلیمی ادارہ یونیورسٹی ہے جو واگادوگو میں واقع ہے. بہت سے ٹیچر ٹریننگ کالج بھی ہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے فرانس اور سینی گال سے وظائف دئے جاتے ہیں-

برکینا فاسو بنیادی طور پر ایک غریب ملک ہے زیادہ تر لوگ کسان ہیں یا پھر جانور پال کر گذارہ کرتے ہیں Millet' سورگھم' مکئی' کپاس' چاول' مونگ پھلی' دوسری پھلیاں- کساوا میٹھے آلو زیادہ تر کاشت کئے جاتے ہیں- اہم برآمد Live Stock اور Nuts ہیں-

زیادہ تر آبادی ملک کے وسط میں رہتی ہے زیادہ آبادی کی وجہ سے وسائل کم اور مسائل زیادہ ہیں لوگ روزگار کے لئے غانا اور آئیوری کوسٹ چلے جاتے ہیں-

ملک میں معدنی وسائل بھی کافی زیادہ ہیں لیکن مناسب ذرائع آمدورفت نہ ہونے کی وجہ سے منافع بخش نہیں ہیں چونا' میگنیز' سونا بکسائیٹ اور سلور اور زنک کافی مقدار میں

باقی صفحہ ۷ پر

The Flames of Love

The flames of love are rising high
My heart and soul are burning
I look around and do not find
If there's a point of turning

I know that towns and cities are crowded
I hear their shouts and cries
And yet I feel that I am alone
With broken links and ties

My Lord and God You talk to me
And let me see Your face
My heated head and burning soul
They need Your cooling grace

You come and be my light of eyes
You come and be my throbs of heart
You come and pat me on the back
You give me solace of every sort.

محبت کے شعلے

محبت کے شعلے دور تک اوپر اٹھ رہے ہیں
میرا دل اور میری روح جل رہے ہیں
میں ادھر ادھر دیکھتا ہوں اور مجھے واپسی کا کوئی راستہ نہیں ملتا
میں جانتا ہوں کہ شہر اور قصبے بہت بڑی آبادیوں کے حامل ہیں
میں ان کی چیخیں اور ان کے رونے کی آوازیں سنتا ہوں
لیکن اس کے باوجود میں یہ محسوس کرتا ہوں
کہ میں اکیلا ہوں
میرے رابطے اور رشتے ٹوٹے ہوئے ہیں
میرے آقا اور میرے خدا! تو مجھ سے بات کر
اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرا چہرہ دیکھ سکوں
میرا گرم سر اور میری جلتی ہوئی روح تیرے ٹھنڈک پہنچانے والے فضلوں کی طلب گار ہے
تو آ! اور میری آنکھوں کی روشنی بن جا
تو آ! اور میرے دل کی دھڑکنیں بن جا
تو آ! اور میری پشت پر مجھے تھپکی دے
تو مجھے ہر قسم کی طمانیت سے نواز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

ہپناٹزم یا عمل تنویم

یہ ۱۸۱۸ء کی بات ہے جب آسٹریا کے ایک باشندے نے جس کا نام میسمر تھا اس نے اس تصور کا اظہار کیا کہ تندرستی اور بیماری انسان کے جسم میں ایک مقناطیسی رطوبت کے بہاؤ کے باعث ظاہر ہوتی ہے اور یہ رطوبت تمام جسم میں پائی جاتی ہے۔ مقناطیسی سلاخوں کے ذریعہ یہ ممکن ہے کہ انسان کے جسم میں اس مقناطیسی رطوبت کو اگر وہ کم ہو جائے تو بڑھایا جائے اور بیماری دور کی جائے اور مختلف "پانسوں" یا ہاتھوں کے اشاروں کے ذریعہ انسانی جسم میں مقناطیسی قوت زیادہ یا کم کی جائے چنانچہ اس کے اس نظریئے کو اس وقت کے اطباء نے بھی تسلیم کر لیا تھا۔

لیکن بعد میں ایلٹین نے ۱۸۳۷ء میں اور ایس ڈیل نے ۱۸۴۰ء میں اس خیال کو آشکار کیا کہ مسمریزم جس حقیقت یا ہیئت کذائی کا نام ہے وہ ایک خاص جوہر یا طاقت کے سبب رونما ہوتی ہے ان دونوں کی اصطلاح میں مسمریزم کے طریقہ علاج کی تشریح یوں تھی۔ اس بات کو ماننے کی پختہ دلیلیں موجود ہیں کہ ایک انسان کی جسمانی لہروں اور جوہر کو دوسرے انسان کے نظام جسمانی میں داخل اور جاری کیا جا سکتا ہے۔ فرض کیجئے۔ دو انسانوں میں سے ایک بیمار پڑ جائے تو دوسرا آدمی اپنے جسم کی توانائی اور طاقت کو دوسرے انسان کے جسم میں داخل کر کے اس کی بیماری کو ختم کر سکتا ہے اور یہ بنی نوع انسان کی باہمی زندگی کو بہتر اور ارفع بنانے کے لئے نہایت ہی مفید اور کار آمد شغل ہو سکتا ہے۔

بریڈ کے نظریات

اور پھر اس میں ۱۸۴۱ء میں بریڈ نے کچھ تبدیلیاں کیں اور اس کو "ہپناٹزم" کا نام دے کر سائیٹیفک طریقے سے عملی طور پر اس سے علاج معالجہ کا کام لینا شروع کر دیا اور اس طرح پھر یہ چیز ایک عمل کے درجہ پر فائز ہوتی چلی گئی۔

اس نے مسمریزی نیند" کو ایک قسم کی مصنوعی نیند قرار دیا اور اس کے لئے ہپناٹزم یا "عمل تنویم" ایجاد کیا۔

صرف زبانی توجہ

اس کے نزدیک تنویم کی وجہ یہ تھی کہ انسان کے خیالات یکسوئی پا کر صرف ایک تصور اور خیال پر مرتکز ہو جاتے ہیں۔ جس کے باعث دیگر اعصابی مرکز معطل ہو جاتے ہیں اور نیند لانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بریڈ نے اپنے خیالات میں یکسر تبدیلی پیدا کر لی۔

اس نے بتایا کہ جسے گہری نیند کہنا چاہئے۔ وہ تو صرف دس حالتوں ہی میں ہوتی ہے۔ یہ نتیجہ اس نے ان لوگوں کو دیکھ کر اخذ کیا جو اس کے علاج سے اچھے ہو گئے تھے۔ اس نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اس میں "زبردستی" بھی ہو سکتی ہے مرضی کے خلاف عمل کو روکا جا سکتا ہے لیکن بعض ایسے بھی مریض تھے جنہوں نے "ہپناٹزم" کے اثر کو پیدا کیا جانے سے روکا اور وہ اس میں کامیاب ہو گئے اور پھر اس نے اپنے نظریئے کو زیادہ محکم بنانا شروع کیا۔ اور بیان کیا کہ یہ سب کچھ محض توجہ کے باعث ہی ہوتا ہے اس نظریہ کو قائم کر کے اس نے دماغ اور آنکھوں کو کسی تیز چمکدار چیز پر جانے کے شغل سے ہٹا کر "تنویم" کے عمل کے لئے صرف "زبانی توجہ" پر بھروسہ کرنا شروع کر دیا۔ بریڈ وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ امر معلوم و محسوس کیا کہ

بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں خود تنویمی عمل پر اختیار و قابو حاصل ہوتا ہے اور اگر وہ چاہیں تو خود پر عمل کرتی ہیں۔ بریڈ وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ امر معلوم و محسوس کیا کہ

بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں خود تنویمی عمل پر اختیار و قابو حاصل ہوتا ہے اور اگر وہ چاہیں تو خود پر عمل کرتی ہیں۔

بریڈ مسلسل اس میدان میں تحقیق کرتا رہا اور انجام کار ان نظریات پر پہنچا جسے بعد میں میسرز کار ہنٹرز اور دیگر اطبا نے مستحکم کیا وہ نظریات یہ تھے کہ

ہپناٹزم نتیجہ ہوتا ہے فوقانی حالت شعور کا۔ یہ نتائج دراصل اس کے تجربات کا حاصل تھے اور وہ ان پر پورا یقین رکھتا تھا چنانچہ وہ اس نظریئے کو ماننے لگا کہ شعور دو ہوتے ہیں یا دوہرے ہوتے ہیں ایک فوقانی اور دوسرا تحتی چنانچہ اس نے کئی مریضوں پر اس کا تجربہ کیا کہ یونانی اور اپنے معمولوں یا شاگردوں کو لاطینی اور فرانسیسی زبانیں تنویمی حالت میں سکھائیں مگر جب وہ اپنے اصل ہوش میں واپس آئے تو وہ یہ زبانیں بھول گئے اور ان کا حافظہ بے کار ہو گا۔ لیکن جونہی انہیں دوبارہ ہپناٹزم کا تختہ مشق بنایا گیا تو ان کا حافظہ ان زبانوں کے متعلق پھر عود کر آیا اس نے نہ صرف یہ دیکھا کہ حالت تنویم میں

ان کا حافظہ اور دماغی قویٰ تیز تر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہ اخلاقی احساس بھی بہت بڑھ جاتا ہے لیکن ۱۸۶۴ء میں لیبیالٹ نے صرف اس خیال پر زور دیا کہ توجہ اور صرف توجہ ہی ایک ایسی چیز ہے جو دراصل تنویم کی حالت پیدا کرنے کے لئے حیرت انگیز کاموں کا موجب بنتی ہے وہ تنویمی حالت پیدا کرنے کے لئے نہ تو کسی چیز کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا تھا۔ نہ مریض کی طرف گھورتا تھا۔ نہ پلیٹ وغیرہ گھماتا تھا اور نہ ہاتھوں کی جنبشوں سے کام لیتا تھا بلکہ اس نے کاملا "ایک مختلف طریق ایجاد کیا تھا۔

"یہ کہ وہ زبانی توجہ دیتا تھا مریض کو سامنے بٹھا کر کہتا تھا کہ میری آنکھوں کی طرف دیکھو اور سونے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد سونے کی خوبیاں اور نیند کا آرام اور فائدے بتاتا تھا اور مریض پر غنودگی طاری ہونی شروع ہو جاتی تھی کیوں کہ اس کی ساری توجہ اب عامل کے کہنے اور نگاہوں کی طرف ہو چکی ہوتی تھی حتیٰ کہ وہ بالکل سو جاتا تھا۔"

پھر ایسی توجہات دی جاتی تھیں جن کا تعلق مریض کی کسی خاص حالت سے ہوتا تھا جہاں درد اور تکلیف ہوتی تھی اس کے بارے میں تنویم کی حالت میں مریض کو یہ سمجھا دیا جاتا تھا کہ وہ دور ہو گیا ہے۔ اسی طرح ہسٹریا کے دیگر مریضوں پر سے وہ زبانی توجہ ڈال کر ہی تمام امراض ہوا کر دیتا تھا۔ اور اس کے بعد جب ان کی حسیات واپس آ جاتی تھیں تو وہ اپنے آپ کو واقعی بھلا چنگا محسوس کرتے تھے رفتہ رفتہ یہ طریق توجہ اس قدر مقبول ہوا کہ لوگ "لیبیالٹ" کے گرویدہ ہو گئے۔

ہپناٹزم میں تبدیلیاں

اس طرح ہپناٹزم کے نظریئے میں رفتہ رفتہ تبدیلیاں ہوتی چلی گئیں جن کا اثر عملی تجربات پر بھی پڑا۔ لہٰذا ۱۸۸۲ء میں ابراہم نے اس ضمن میں نفسیاتی علاج پر زور دیا اور اس کے مظاہرات پیش کئے کہ ہم عمل تنویم کو ایک حد تک دور رکھ کر نیند لانے یا اس کے اثرات پیدا کرنے کا عمل کر سکتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اس نے عمل تنویم کو کسی حد تک شعور کی حالت کے درجہ میں لا کر مکمل کر دیا اور زیادہ گہرائیوں کو چھوڑ کر اصل پیدا کرنے کی کوشش کی اس کی اس کوشش کا مدار دراصل اس چیز پر تھا کہ نیند کے بغیر ہی یہ عمل کامیاب ہو جائے اس کا نظریہ یہ تھا کہ۔

تنویمی غنودگی ایک قسم کی معمولی نیند ہوتی ہے اور تنویمی توجہ ایک نوع کا معمولی حکم ہوتا ہے۔ ہم مریض سے کہتے ہیں کہ سو جاؤ۔ وہ سو جاتا ہے۔ پھر اسے کہتے ہیں کہ تم اچھے کیوں نہیں ہوتے اور وہ اچھا ہونے لگتا ہے۔ اور نتیجہ فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔

جو لوگ نفسیاتی علاج سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے ذاتی تجربات یہ بتاتے ہیں۔ کہ بدقسمتی سے لوگوں کا اس طرح سے علاج کرنا اس قدر سہل نہیں جیسا کہ توقع ہوتی ہے۔ بیماری کی وجہ بہت سی حالتیں ہوتی ہیں۔

خراب عادتوں کا علاج اور بری حرکتوں کی غلامی سے انسان کو چھڑانا کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ جادو کی طرح رفع ہو جائے اس کے لئے مسلسل ذہنی کاوش اور صبر و استقلال کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے اور عامل کی اپنی زبردست شخصیت بھی اس میں بڑا رول ادا کرتی ہے تب کہیں جا کر کوئی معقول نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

دماغ کے دو حصے

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ دماغ کے دو حصے یا خانے ہیں۔ اور ان دونوں کا شعور علیحدہ علیحدہ ہے ایک فوقانی ہے دوسرا تحتی۔ جب ہم اپنی معمولی گفتگو کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ یہ بات ہوش حواس کی ہے۔ اسی طرح بعض چیزیں ہوش و حواس سے باہر کی ہوتی ہیں لیکن ہمارے علم و یقین میں بھی ہوتی ہیں۔ اس قسم کے شعور یا ادراک کو تحت الشعور کہتے ہیں۔ پھر دونوں چیزوں کو ایک جا بھی دیکھا جاتا ہے اور یہی حالت دراصل ہمارا اصل وجود ہے۔ بعض حالتوں میں یہ دونوں شعور مل کر کام کرتے ہیں۔ یا صرف ایک شعور ایک حالت میں اور دوسرا شعور دوسری حالت میں کام کرتا ہے سب سے اچھی مثال تحت الشعوری فعل کی ہمیں نیند اور خواب کی حالت میں معلوم ہو سکتی ہے جب یہ شعور عجیب و غریب کارنامے پیش کرتا ہے۔

اس طرح ہمارا وجود اصلی یا شعور برتر ایک طرف کونے میں رکھا رہ جاتا ہے۔ اور تحت الشعور عجیب و غریب کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات اکثر مسائل کا حل بتا دیتا ہے۔

مثال کے طور پر مشہور انگریزی افسانہ نویس سٹولین سونے سے پہلے اپنے اوپر نہایت شدید موثر قسم کی خود توجہی کیا کرتا تھا۔ جس کے بل پر وہ اپنے خوابوں کے ذریعہ نئے حصوں اور حیرت انگیز داستانوں کی تربیت میں امداد لیا کرتا تھا۔ ہماری زندگی میں بہت سے واقعات اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ان کی تشریح ہم بغیر تحت الشعوری نظام کی کار فرمائی کے اور کسی چیز سے کر ہی نہیں سکتے۔ مثلاً بعض دفعہ ہم کسی کا نام بھول جاتے ہیں۔ اپنے موجودہ حواس اور ذہن پر ہر ممکن زور دینے کے باوجود وہ نام یاد نہیں آتا لیکن جہاں اسے یاد کرنا چھوڑا تھا تھوڑے وقفے کے بعد فوراً تحت الشعور سے نکل کر وہی نام ہماری زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

یہ بات اس قدر عام ہے کہ ہم کہا کرتے ہیں کہ دیکھئے مجھے سوچنے سے وہ بات یاد نہیں آئے گی۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے جب بھی بھول جاؤں گا تو فوراً یاد آ جائے گی۔ اس کے علاوہ یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ اگر کوئی خاص علم

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

فضائی اڈہ بھی حفاظت میں لیا جائے گا۔ امریکہ کے دفاع کے سیکرٹری ولیم پیری نے بڑی گرمجوشی سے اس سے اتفاق کیا۔ آپ حیران ہوں گے برطانیہ کا وزیر دفاع Malcol M.Rifkin بڑی سرد مہری سے پیش آیا۔ اور کہا اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ دراصل یہ عیسائی ممالک اور خاص کر برطانیہ بوسنیا کے مسلمانوں کی مکمل تباہی کا خواہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ انگریز قوم کی آنکھیں کھولے۔ دوسری جنگ عظیم کو گزرے ابھی نصف صدی ہی گزری ہے۔ وہ بھول بھی گئے ہیں کہ جرمن کی انگلستان پر جارحیت سے انگریزوں کے چھکے چھوٹ گئے تھے۔ امریکہ کے عطا کردہ ہتھیار ہی تو تھے جنہوں نے انگریزوں کو ایک ہیبت ناک شکست سے بچایا۔

فرانس اور برطانیہ یہ چاہتے ہیں کہ نیٹو اگر سربوں کے خلاف ہوائی کارروائی کرے تو اس سے سربوں کا کم سے کم نقصان ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بیھاک کے علاقہ میں بمباری سے سربوں کے Runway پر صرف ایک معمولی ساگڑھا پڑا۔ انہوں نے کسی ہوائی جہاز کو نشانہ نہیں بنایا۔ اسے پہلے بھی نیٹو کی فضائیہ نے سربوں کے خلاف جو بمباری کی تھی اس میں انہوں نے صرف ایک بیکار ٹینک اور ایک ٹرک کو نشانہ بنایا تھا۔

حال ہی میں امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ جمی کارٹر کو سرب بوسنیا کے کمانڈر KARADZIC کو دعوت دی کہ وہ بوسنیا آکر بوسنیا کے مسئلہ کے حل میں مدد دے۔ KARADZIC وہی جرنیل ہے جو مسلمانوں کے خون میں تیرتا ہے۔ سربوں کے جنگی مجرمین کی فہرست میں اس کا نام سرفہرست آتا ہے۔

GEN KARADZIC کا جمی کارٹر کو بوسنیا میں بلانے سے اس کا مقصد ذاتی شہرت اور میڈیا کی توجہ کا مرکز بننے کا تھا۔ جمی کارٹر ایک عجیب انسان ہے۔ بطور پریذیڈنٹ وہ ناکام رہا۔ اس کے عہد میں امریکہ میں گرانی کی شرح ۲۱ فیصد تھی اور سود کی شرح ۱۳ فیصدی۔ معاشی طور پر ملک میں بدحالی کا دور دورہ تھا۔ اس نے ایران کی حراست میں لئے ہوئے امریکی یرغمالیوں کو رہا کرنے کا ایک کمانڈو اپریشن کا منصوبہ بنایا۔ وہ مضحکہ خیز حد تک ناکام ہوا۔ بے شمار ہیلی کاپٹر ایران کے صحرائی علاقہ میں تباہ ہوئے اور کمانڈو موت کا شکار ہوئے۔ اس نے سادات اور بیگن کے درمیان صلح کروائے۔ بیگن اور سادات کو تو نوبل انعام مل گیا۔ مگر کارٹر اس سے محروم رہا۔ اب وہ نوبل انعام حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کر رہا ہے۔ شمالی کوریا، اور ہیٹی میں اس کو صلح کروانے پر کامیابی ہوئی ہے بوسنیا میں مصالحتی مشن نوبل پرائز حاصل کرنے کا قرینہ ہے۔

جب کارٹر اور اس کی بیوی GEN KARADZIC سے ملی۔ تو جنرل KARADZIC نے اس کو ایک لیکچر دیا۔ اس کے بعد کارٹر نے کہا کہ "مجھے اس میں شبہ نہیں ہے کہ امریکیوں نے صرف ایک طرف کی بات سنی ہے" کلنٹن کے نمائندہ اور ترجمان ڈی مائیر نے، کارٹر کے اس بیان کی سخت مذمت کی اور کہا "کہ بوسنیا کے سرب ہی اس لڑائی میں موردالزام ہیں"

سینیٹر باب ڈول جو اب امریکی سینٹ کا لیڈر ہے اور ریپبلیکن پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ بوسنیا کی پر زور حمایت میں پیش پیش ہے۔ یہی وہ مرد جرات ہے جس نے ببانگ دل سینٹ اور ٹیلی ویژن پر کئی بار بڑے زور دار بیانات دیئے۔ کہ خدا کے لئے مسلمانوں پر عائد کردہ اسلحہ کی فراہمی کی پابندی ہٹاؤ۔ اور سربوں کے ٹینکوں کو نیٹو کے ہوائی حملوں سے اڑا دو۔ باب ڈول نے جمی کارٹر کے بیان پر تنقید کرتے ہوئے کہا "مجھے یہ خیال ہے کہ کارٹر کو اب تک اتنا تو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ بوسنیا میں ظالم کون ہے اور مظلوم کون"

مغرب کے عیسائی ممالک کی معاندانہ رویہ کی وجوہات

یہ عیسائی ممالک مسلمانوں سے انتہائی نفرت رکھتے ہیں۔ ان ممالک کے ارباب حل وعقد کو عوام کے سامنے کسی نہ کسی ملک، قوم یا آئیڈیالوجی کو بطور دشمن متصور کرنا ہوتا ہے۔ پہلے کمیونزم ان کا صف اول کا دشمن تھا۔ اور اب مسلمان جنہیں وہ بنیاد پرست یا دہشت گرد کا لقب دیتے ہیں۔ اس دشمنی کے پس منظر سستے تیل کی فراہمی ہے۔ تیل کا اثاثہ بعض اسلامی ممالک میں بافراط ہے۔ ان عیسائی ممالک کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ اگر مسلمان قومی حیثیت سے طاقتور ہو جائیں تو شاید وہ ان ممالک کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف اجماع کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو کمزور سے کمزور تر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب الجیریا کی الیکشن میں مسلم پارٹی کی کامیابی نمایاں نظر آنے لگی تو انہیں عیسائی ممالک نے الجیریا کی فوج کو شہ دی (یہ افواج ان کے اثر و نفوس کے تحت ہیں) کہ وہ الیکشن کو کالعدم کر دیں۔ اور فوجی حکومت نافذ کر دیں۔ مسلم پارٹی نے انتقامی غصہ فوجیوں اور پولیس پر قاتلانہ حملے کر کے نکالا۔ اور فوج نے ان بنیاد پرست مسلمانوں کو تختہ دار پر چڑھانا شروع کر دیا۔ بعینہ یہی مصر میں بھی اب ہو رہا ہے مشرق وسطیٰ کے ممالک پر امریکی طاقت پوری قوت سے مسلط ہے۔ پاکستان کو اپنے حلقہ اقتدار میں لانے کے لئے فرانس نے تین آبدوزیں بھیجی ہیں۔ اور پاکستان میں سرمایہ کاری کا لالچ دیا ہے۔ ویسا ہی انگلستان نے بھی پاکستان کو بجلی پیدا کرنے کے لئے سرمایہ کاری کا چکمہ دیا ہے۔

آج کی دنیا میں مغربی عیسائی ممالک کی سائنس اور ٹیکنالوجی پر اجارہ داری نہیں رہی ہے۔ ٹیکنالوجی میں مشرق بعید پوری سرعت سے ابھر رہا ہے وہاں سے اعلیٰ درجہ کی مشینیں۔ اوزار وغیرہ فوجی ممالک سے کہیں سستے دستیاب ہو جاتے ہیں۔

اگر مسلمان ممالک، عیسائیوں کے بوسنیا، آذربائیجان اور چیچنیا کے مسلمانوں پر کئے ہوئے مظالم کے خلاف احتجاج کریں اور ان کو متنبہ کر دیں کہ اگر انہوں نے یہ مظالم برقرار رکھے تو وہ ان کا مکمل اقتصادی بائیکاٹ کر دیں گے۔

میں اس سے پہلے اپنے ایک مضمون میں اس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ ایک اسلامی ملک ملائشیا نے جب انگلستان سے اشیاء خریدنے پر پابندی لگا دی تو برطانیہ کی حکومت بوکھلا اٹھی۔ وہ مارگریٹ تھیچر کو وہاں ملائشیا کے ارباب حل وعقد کو نرم کرنے کے لئے بھیجنے کا ارادہ کر رہے تھے بعد میں انہوں نے ایک بڑے لارڈ کو وہاں بھیجا۔

اے کاش مسلمانوں کے رہنما دھواں دار تقریریں اور بیانات دینے کی بجائے۔ عملی طور پر ٹھوس اقتصادی قدم اٹھا کر ان عیسائی ممالک کی معیشت کو لرزہ اور رعشہ میں ڈال دیں۔

بقیہ صفحہ ۵

پائے جاتے ہیں۔

یہاں کی آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے یہاں کی کرنسی فرانسیسی فرانک ہے اس کی سرحدیں مالی، نائیجر، بینن، ٹوگو اور غانا سے ملتی ہیں خسرہ، ملیریا یا تشنج اور پیٹ کی بیماریاں عام ہیں۔

(یاسمین پاشا اعزازی طور پر گورنمنٹ نصرت گرلز کالج میں تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں)

بقیہ صفحہ ۶

سیکھنا شروع کر دیا جائے تو تمام معلومات بیک وقت یاد نہیں رہتیں۔ یاد کرتے ہیں اور بھولتے ہیں۔ لیکن جونہی تھوڑے دنوں کے لئے ان سے بے تعلق ہو جاتے ہیں تو پھر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اب وہی دوبارہ خود بخود یاد آنے لگی ہیں اور اس طرح ازبر ہیں کہ گویا ابھی ابھی تازہ یاد کی ہیں گویا یہ تمام باتیں ہرچند کہ ہم ظاہری طور پر بھول جاتے ہیں لیکن تحت الشعور میں ایک طرح محفوظ رہتی ہیں اور جب بھی یہ نقش ابھرتے ہیں حواس موجودہ انہیں اخذ کر کے فوراً حافظے (شعور) کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور پھر "آناً فاناً" سارا عمل ہو جاتا ہے۔

حالت تنویم چونکہ تحت الشعوری حالت نیند اور فطری نیند کی حالت میں پیدا ہو سکتی ہے اس لئے اسے حالت تنویم میں بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا اس حالت کا صحیح مطالعہ کرنے کے لئے حقیقی نیند سے بہتر حالت تنویم ہے۔ تحت الشعور کے وجود کا کئی ایک ماہرین طب نے گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تحت الشعور کی سرگرمیاں اور کارفرمائیاں ہمارے تمام شعور سے کہیں ارفع و تیز ہوتی ہیں اور ان کے طبعی اور ذہنی کارناموں کو ہم شعور کے کارناموں پر ہمیشہ ترجیح دے سکتے ہیں گویا اس سے بھی یہی نتیجہ نکلا کہ

دل اور خون کے دباؤ پر قابو پانے کے لئے نیز نظام اعصاب پر تسلط پیدا کرنے کے لئے تحت الشعوری حالت سے بہت زیادہ کام لیا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں اس چیز نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ دماغی قوتیں اس سے فوقیت پاتی ہیں اور ذکاوت وفطانت کو بڑی تقویت ملتی ہے۔

عمل تنویم کے بعد اگر کسی شخص پر عمل تنویم کر دیا جائے تو تحت الشعور ہوش مند اور کارفرما نظر آتا ہے۔ اس لئے جس قدر بھی توجہات دی جاتی ہیں اور وہ ان سب کو قبول کر لیتا ہے اور پھر اس پر فوراً عمل پیرا ہو جاتا ہے ممکن ہے اس نتیجہ تک پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ جائیں۔

یہ توجہات مخصوص تبدیلیاں اور جسمانی تغیرات بھی پیدا کر سکتی ہیں مثلاً بعض امراض کے ازالہ کے لئے جیسے قبض۔ بدہضمی یا دیگر عوارض کے لئے ہم توجہ دیں اور مرض نابود ہو جائے اسی طرح ذہنی قویٰ کی ترقی اور جلا کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور دماغی سرگرمیوں کو بھی تیز تر کیا جا سکتا ہے بالخصوص غبی بچوں کے لئے۔

علاوہ ازیں یہ امر سب سے زیادہ اہم ہے کہ عمل تنویم کے ذریعہ کسی شخص کے معیار و احساس اخلاق کو بھی بلند اور مستحکم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً توجہات کے ذریعہ ہم اسے یہ بتا سکتے ہیں۔ کہ لالچ یا حرص بری بلا ہے۔ اگر کوئی شخص عام زندگی میں اس کا غلام بھی ہے تو عملی تنویم کے ذریعہ اس کے دماغ میں توجہ کے اثر سے معیار اخلاق کو بلند کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو ہم شعور سے کہتے کہتے تھک جاتے ہیں مگر وہ نہیں مانتا۔ لیکن تحت الشعور اسے فوراً مان لیتا ہے اور اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔

"اس لئے ایسی حالت میں انسان کو جو بھی اپیل کی جائے دماغ اسے فوراً قبول کر لیتا ہے۔" (ہفت روزہ لاہور ۹- جولائی ۱۹۹۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 15- جنوری-1995ء
بادل چھائے ہیں- سردی بڑھ گئی ہے- درجہ حرارت کم ازکم 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں اور ایٹمی ٹیکنالوجی کو محدود رکھنے کے معاہدے این پی ٹی پر دستخط کرنے کے بارے میں پاکستانی موقف تسلیم کرلیا ہے۔ بے نظیر نے امریکی وزیر سے مذاکرات میں موقف پیش کیا کہ علاقائی امن کو بھارت سے خطرہ ہے اور علاقے میں بھارت کے عزائم خود امریکی مفادات کے بھی خلاف ہیں- وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اس پوزیشن میں نہیں ہے وہ کوئی یکطرفہ یقین دہانی کرا سکے- امریکی وریز دفاع نے پاک بھارت مذاکرات کے ذریعے امن معاہدہ کرانے کی تجویز دی ہے- امریکہ نے اتفاق کیا ہے کہ بھارت کو بھی این پی ٹی پر دستخط کے لئے آمادہ کیا جائے- جس کے بعد دونوں ملک معاہدے پر دستخط کریں اس سے قبل کشمیر اور دیگر تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے-

○ ۱۵ پاکستانی سفارت کاروں کو بھارت چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے- پاکستان سے کہا گیا ہے کہ بمبئی ہائی کمشن کے ان سفارت کاروں کو ایک ماہ میں واپس بلا لیا جائے- کراچی میں بھارتی قونصل خانہ بند کئے جانے کے بعد بھارت نے یہ جوابی کارروائی کی ہے-

○ امریکی وزیر دفاع نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی پالیسی کی تائید کر دی ہے- کشمیری رہنماؤں کی رہائی سے امریکہ مطمئن ہے اسلامی ملکوں کی کانفرنس میں دو کشمیری رہنماؤں کو شرکت کی اجازت دینا بھی قابل تعریف ہے- بی بی سی نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر امریکہ کا رویہ بھارت کے حق میں ہوتا جارہا ہے-

○ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر رات بھر کی گولہ باری کے بعد مزید تازہ دم روسی فوج اور ٹینک بھجوا دیئے گئے ہیں- روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ چیچنین حکومت کے ہیڈکوارٹر' کے جی بی اور وزارت داخلہ کی عمارتوں پر اس نے قبضہ کرلیا ہے تاہم آزاد ذرائع نے اس کی تصدیق نہیں کی-

○ چیچنیا میں خواتین اور بچوں کے قتل عام نے روس کو تنہا کر دیا ہے- عالمی برادری روسی طرز عمل سے سخت تشویش میں مبتلا ہو گئی ہے- امریکی صدر نے روس سے اپیل کی ہے کہ روس چیچنیا میں جنگ بند کردے-

○ آزاد کشمیر کی حکومت نے قومی حکومت قائم کرنے کی بجائے سال کے آخر میں انتخابات کرانے کی پیشکش کر دی ہے- تاہم سیاسی حلقے یہ پیشکش قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں-

○ امریکہ نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو اقوام متحدہ کی جنرل سیکرٹری منتخب کرانے میں مدد کی پیشکش کی ہے- ایک خبر رساں ایجنسی نے ہفت روزہ تکبیر کے حوالے سے یہ خبر دی ہے کہ اگر وہ سیکرٹری جنرل منتخب ہو گئیں تو کشمیر کا مسئلہ حل کرا دیں گی امریکی ہتھیار بھی دلوا دیں گی- اس پیکیج کو دو سینئر جرنیلوں نے قبول کرنے اور رانے مسترد کرنے کے حق میں رائے دی ہے-

○ گوادر کی لیز ختم ہو جانے کے بعد اومان نے گوادر کی واپسی کا مطالبہ کر دیا ہے-

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ سرکاری یونیورسٹی سے آرٹس کی تعلیم ختم کر کے پرائیویٹائز کر دی جائے گی- اس تجویز پر غور کیا جارہا ہے کہ جو آرٹس کی تعلیم حاصل کرنا چاہے وہ پرائیویٹ یونیورسٹیوں سے حاصل کرے انہوں نے کہا کہ امتحانات اور داخلوں کا کلینڈر بنایا جائے گا- جس پر عمل نہ کرنے والی یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور کنٹرولر امتحانات کو فارغ کر دیا جائے گا-

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف نے کہا ہے کہ مولویوں نے آج تک کوئی قابل تعریف کارنامہ سرانجام نہیں دیا- انہوں نے تحریک پاکستان میں قائد اعظم کا ساتھ بھی نہیں دیا- علماء کو چاہئے کہ وہ انڈونیشیا کے علماء کی طرح خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں حکومت کا ساتھ دیں-

○ سینیٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ احتساب شروع ہو چکا ہے ابھی مزید گرفتاریاں ہوں گی مگر مچھوں نے ۱۶ برس تک ملکی خزانہ لوٹا ہے اب پکڑے جانے کے خوف سے چھپتے پھر رہے ہیں-

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے بتایا ہے کہ کو اپریٹو متاثرین کو پانچ لاکھ روپے تک کی رقوم فوری ادا کر دی جائیں گی- ۱۰ لاکھ سے زیادہ رقوم والوں کو فنانس کمپنیوں کی جائیدادیں دی جائیں گی انہوں نے بتایا کہ اپریل تک صنعت اور تجارت کے چیمبر علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے-

○ کراچی میں طوفانی بارش اور ژالہ باری سے تین افراد ہلاک ہو گئے- کچے مکانات گرنے سے سینکڑوں افراد بے گھر ہو گئے سردی بڑھ گئی ہے-

○ سکھوں کی انٹرنیشنل تنظیم خالصہ دل نے کہا ہے کہ بھارت اب تک ایک لاکھ پندرہ ہزار سکھ نوجوانوں اور لیڈروں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے- انہوں نے کہا کہ ہمیں کہیں سے امداد نہیں مل رہی مگر خالصتان کی تحریک جاری رہے گی-

○ پشاور کے یونیورسٹی ٹاؤن کے ایک بنگلے میں ڈاکوؤں اور اہل خانہ میں فائرنگ سے دو ڈاکو ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے-

○ امریکہ کا ایک اعلیٰ سطحی ۲۵ رکنی تجارتی وفد بھارت پہنچ گیا ہے-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت ۱۹۹۶ء کا سورج نہیں دیکھے گی-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان کی تجاویز ماننے سے جنوبی ایشیا میں اسلحہ کی دوڑ ختم ہو جائے گی- پاکستان اور متحدہ عرب امارات اقتصادی تعلقات کے فروغ پر رضامند ہو گئے ہیں متحدہ عرب امارات کو پانی کی فراہمی کے منصوبے پر غور کیا گیا-

○ چین صدی کے آخر تک چاند پر خلائی جہاز بھیجے گا-

○ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد ملکوں کی فہرست میں شامل کرنے کا کوئی ثبوت نہیں- انہوں نے کہا کہ میرے دورے کا مقصد پاکستان یا بھارت پر دباؤ ڈالنا نہیں تھا- انہیں ایٹمی خطرات سے آگاہ کرنا تھا-

○ کیا امریکہ اومان کے ذریعے گوادر کے نزدیک اڈہ بنانا چاہتا ہے- مختلف حلقوں میں آجکل یہ بحث چھڑی ہوئی ہے- مجوزہ اڈہ گوادر سے ۴۵ کلومیٹر دور گنز کے مقام پر بنے گا- کئی ماہ سے غیر ملکی علاقے میں آجا رہے ہیں- بعض امریکی بھی اس علاقے میں دیکھے گئے ہیں- امریکی سفیر مقیم پاکستان جان مونجو نے گزشتہ ماہ دو مرتبہ اس علاقے کا دورہ کیا- پاکستانی حکومت امریکہ کو اڈے بنانے کی اجازت نہیں دیتی اس لئے اومان کے توسط سے اپنا اڈہ قائم کرے گا- تاہم وفاقی حکومت ان سب قیاس آرائیاں کی تردید کرتی ہے وفاقی حکومت کا کہنا ہے کہ علاقے میں کوئی امریکی اڈہ موجود نہیں ہے- نہ ہی پاکستان ایسا کوئی اڈہ بنانے کی اجازت دے گا- تاہم ۱۹۵۸ء کے ایک معاہدے کے تحت مسقط کی حکومت کو گوادر میں قطعہ اراضی خریدنے کا حق حاصل ہے-

○ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زائد بن سلطان النہیان پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر ثالثی کریں گے- پاکستان کی افرادی قوت' امارات بھجوانے پر اتفاق رائے کیا گیا- پاکستان میں ریفائنری لگانے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا گیا-

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ اگر ہم نے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا تو ہر کاوٹ کو بھک سے اڑا دیں گے- انہوں نے کہا کہ ہمارے کارکنوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا-

○ برطانیہ نے کشمیر کے بارے میں خفیہ فائلیں قبضے میں لے لیں- یہ فائلیں ۴۰ سالہ معیاد ختم ہونے کے بعد برٹش لائبریری کے انڈیا آفس میں رکھی ہوئی تھیں-

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈروں کے خلاف تحریک نجات کے مقدمے بھی تیار ہو گئے ہیں-

تبدیلی سائیکل

○ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ کا سائیکل لیہ کریانہ سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ سے تبدیل ہو گیا ہے- ان کا سائیکل کوئی دوست لے گئے ہیں- مگر اپنا سائیکل چھوڑ گئے ہیں- براہ کرم اپنا سائیکل تبدیل کرلیں-

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-94524 — فیکس -534

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ڈرمیکسو کریم
پنبل- خارش- پھوڑے پھنسیاں- داغ دھبے- کیڑا کاٹ جائے- چوٹ- جلد جل جائے- غرض بفضل خدا جلدی عوارض کی بہترین کریم- اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے-
تیار کردہ: بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
رحمت بازار صبح 10½ تا 2 بجے- شام 4 تا 8 بجے
دارالیمن وسطی صبح 8½ تا 10½ بجے
فون گھر 211186

پتہ